ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0205

Program: Matric

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیۃ اللغۃ العربیۃ والدراسات الاسلامیۃ) شعبۂ عربی(

کورس :عربی(205)

سطح :میٹرک

سمسٹر :خزاں2026 ء

امتحانی مشق نمبر1

کل نمبر | 100 :کامیابی کے نمبر40 :

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

نوٹ :یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ امتحانی مشق اپنے الفاظ میں، اپنی سمجھ کے مطابق تحریر کریں؛ اس گائیڈ کو ہو بہو نقل کرنا تعلیمی دیانت کے خلاف ہے اور یونیورسٹی کی مواد چوری (Plagiarism) پالیسی کے تحت کارروائی کی زد میں آ سکتا ہے۔ عربی قواعد کی مشق جتنی زیادہ خود کریں گے، زبان اتنی ہی پختہ ہوگی۔

سوال نمبر 20) 1 نمبر(

سوال نمبر :1 درج ذیل سوالات کے جواب عربی میں دیں۔) ا (مَتَى تُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ؟) ب (هَلْ تَعْرِفُ كَيْفَ تُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ؟) ج (كَمْ خُطْبَةً يُلْقِي الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟) د (هَلْ يَخْطُبُ الْإِمَامُ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؟) ہ (كَمْ رَكْعَةً يُصَلِّي الْإِمَامُ بِالنَّاسِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؟

تعارف

اس سوال میں نمازِ جمعہ کے موضوع پر پانچ مختصر سوالات پوچھے گئے ہیں اور ہدایت یہ ہے کہ ان کے جواب عربی میں دیے جائیں۔ یہ درسی کتاب کے اس سبق کی مشق ہے جس میں نمازِ جمعہ کا وقت، اس کی کیفیت، خطبوں کی تعداد اور رکعتوں کی تعداد بیان ہوئی ہے۔ عربی میں جواب دینے کی مشق کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم روزمرہ دینی

موضوعات پر سادہ اور درست عربی جملے بنانا سیکھے۔ جواب لکھتے وقت تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے :پہلی یہ کہ ہر سوال کا جواب مکمل جملے میں ہو، صرف ایک لفظ میں نہ ہو؛ دوسری یہ کہ سوال میں استعمال ہونے والے الفاظ ہی کو جواب میں برتا جائے تاکہ جملہ سبق سے مطابقت رکھے؛ اور تیسری یہ کہ اعراب اور املا کی غلطی نہ ہو، کیونکہ ممتحن سب سے پہلے املا اور ترکیب ہی کو دیکھتا ہے۔

ذیل میں ہر جزو کا جواب الگ الگ دیا گیا ہے، ساتھ اردو میں اس کی مختصر وضاحت بھی شامل ہے تاکہ طالب علم صرف رٹا نہ لگائے بلکہ جملے کی ساخت سمجھ کر خود بھی ایسے جملے بنا سکے۔ واضح رہے کہ یہ گائیڈ زبان کی مشق کے لیے ہے؛ نمازِ جمعہ کے تفصیلی فقہی مسائل، شرائط اور اختلافی جزئیات کے لیے مستند علمائے کرام اور معتبر فقہی کتب ہی سے رجوع کرنا چاہیے، کیونکہ یہ گائیڈ فقہ کی کتاب نہیں بلکہ عربی زبان کی درسی مشق ہے۔

ہر سوال کا عربی جواب

ا) سوال :مَتَى تُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ؟ یعنی آپ نمازِ جمعہ کب پڑھتے ہیں؟ جواب :أُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔ اس جملے میں أُصَلِّي فعل مضارع ہے جس کا فاعل پوشیدہ ضمیر أَنَا ہے، يَوْمَ الْجُمُعَةِ وقت کی تعیین ہے اور فِي الْمَسْجِدِ جگہ کی خبر دیتا ہے۔ مَتَى زمانے کے سوال کے لیے آتا ہے اس لیے جواب میں وقت کا ذکر لازمی ہوتا ہے؛ اگر صرف یہ لکھ دیا جائے کہ أُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ تو جواب ادھورا رہے گا کیونکہ سوال نے کب پوچھا ہے، نماز کا نام نہیں پوچھا۔

ب) سوال :هَلْ تَعْرِفُ كَيْفَ تُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةَ؟ یعنی کیا آپ جانتے ہیں کہ نمازِ جمعہ کیسے پڑھی جاتی ہے؟ جواب : نَعَمْ، أَعْرِفُ كَيْفَ أُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ :أَسْتَمِعُ أَوَّلًا إِلَى الْخُطْبَتَيْنِ، ثُمَّ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِقِرَاءَةٍ مَسْمُوعَةٍ۔ هَلْ سے شروع ہونے والے سوال کا جواب نَعَمْ یا لَا سے شروع ہوتا ہے، یہ عربی محاورے کا بنیادی اصول ہے۔ پھر کیفیت بتانے کے لیے دو جملے دیے گئے ہیں :پہلے خطبے سننا اور پھر امام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھنا۔ كَيْفَ کیفیت یعنی طریقہ پوچھتا ہے، اس لیے جواب میں طریقے کے مراحل بیان کرنا ہی اصل نکتہ ہے۔

ج) سوال :كَمْ خُطْبَةً يُلْقِي الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ یعنی امام جمعہ کے دن کتنے خطبے دیتا ہے؟ جواب :يُلْقِي الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ، وَيَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جِلْسَةً خَفِيفَةً۔ كَمْ تعداد پوچھتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم عام طور پر واحد اور منصوب ہوتا

ہے، جیسے یہاں خُطْبَةً آیا ہے۔ جواب میں عدد خُطْبَتَيْنِ مثنی کی صورت میں آیا ہے کیونکہ خطبے دو ہوتے ہیں۔ إِلْقَاءُ الْخُطْبَةِ کا معنی ہے خطبہ دینا یا خطبہ پیش کرنا؛ یہ ترکیب سبق میں اسی معنی میں استعمال ہوئی ہے۔

د) (سوال :هَلْ يَخْطُبُ الْإِمَامُ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؟ یعنی کیا امام نمازِ جمعہ سے پہلے خطبہ دیتا ہے؟ جواب :نَعَمْ، يَخْطُبُ الْإِمَامُ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؛ فَالْخُطْبَتَانِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَا بَعْدَهَا۔ اس جواب میں قَبْلَ ظرفِ زمان ہے جو نماز سے پہلے ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ طالب علم کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ جمعہ کی ترتیب میں پہلے خطبے ہوتے ہیں پھر نماز ہوتی ہے، اسی لیے سوال میں قَبْلَ کا لفظ رکھا گیا ہے۔

ہ) (سوال :كَمْ رَكْعَةً يُصَلِّي الْإِمَامُ بِالنَّاسِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؟ یعنی امام نمازِ جمعہ میں لوگوں کو کتنی رکعتیں پڑھاتا ہے؟ جواب :يُصَلِّي الْإِمَامُ بِالنَّاسِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ۔ یہاں بھی كَمْ کے جواب میں عدد دیا گیا ہے اور رَكْعَتَيْنِ مثنی منصوب ہے کیونکہ یہ مفعول بہ کے مقام پر ہے۔ بِالنَّاسِ کی بـ امام کے لوگوں کو نماز پڑھانے کے معنی کو واضح کرتی ہے۔

جزو	سوال کا کلیدی لفظ	جواب کا خلاصہ) عربی(
ا	مَتَى) کب(	أُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ
ب	هَلْ + كَيْفَ) کیا، کیسے(	نَعَمْ، أَعْرِفُ :أَسْتَمِعُ إِلَى الْخُطْبَتَيْنِ ثُمَّ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ
ج	كَمْ) کتنے(	يُلْقِي الْإِمَامُ خُطْبَتَيْنِ
د	هَلْ + قَبْلَ) کیا، پہلے(	نَعَمْ، يَخْطُبُ الْإِمَامُ قَبْلَ الصَّلَاةِ
ہ	كَمْ رَكْعَةً) کتنی رکعتیں(	يُصَلِّي الْإِمَامُ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ

جملوں کی ساخت پر اضافی توجہ

ان پانچوں جوابات کا جائزہ لیں تو ایک مفید قاعدہ سامنے آتا ہے :عربی میں جواب اسی اسلوب میں دیا جاتا ہے جس اسلوب میں سوال پوچھا گیا ہو۔ مَتَى کے جواب میں ظرفِ زمان، كَيْفَ کے جواب میں کیفیت و طریقہ، كَمْ کے جواب میں

عدد اور هَلْ کے جواب میں نَعَمْ یا لَا لازمی جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درسی کتاب ایسے سوالات بار بار دیتی ہے؛ مقصد صرف معلومات نہیں بلکہ سوال و جواب کی مشق سے زبان کی درست ترکیبیں ذہن نشین کرانا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر جواب کو زبانی بھی دہرائے، کیونکہ بولنے کی مشق سے جملے خود بخود درست بننے لگتے ہیں۔

ایک عام غلطی یہ ہوتی ہے کہ طالب علم تُصَلِّي کو جواب میں بھی تُصَلِّي ہی لکھ دیتا ہے، حالانکہ سوال مخاطب سے ہے اور جواب متکلم کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے فعل أُصَلِّي میں بدل جاتا ہے۔ اسی طرح يُلْقِي اور يَخْطُبُ میں فاعل الْإِمَامُ ہے اس لیے فعل واحد رہا۔ ضمیروں اور صیغوں کی یہ تبدیلی میٹرک سطح پر سب سے اہم مہارت ہے۔ مشق کے لیے طالب علم یہی پانچ جملے ہم، تم اور وہ کے صیغوں میں بدل کر لکھے تو یہ ایک سوال کئی اسباق کا کام دے گا۔ امتحان میں صاف ستھری لکھائی، ہر جزو کی الگ سطر اور نمبر کی واضح نشان دہی نمبر بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔

خلاصہ و نتیجہ

حاصل یہ ہے کہ نمازِ جمعہ وقتِ ظہر میں جمعہ کے دن پڑھی جاتی ہے، اس سے پہلے امام دو خطبے دیتا ہے اور جماعت کے ساتھ دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔ عربی جوابات میں سوال کے لفظ کو پہچان کر اسی کے مطابق جواب دینا کامیابی کی کنجی ہے :وقت کے سوال میں وقت، تعداد کے سوال میں عدد اور ہاں ناں کے سوال میں نَعَمْ یا لَا۔ طالب علم ان پانچ نمونہ جملوں کو سمجھ کر لکھے اور صیغوں کی تبدیلی کی مشق کرے تو اس قسم کے سوالات میں پورے نمبر حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 20) 2 نمبر(

سوال نمبر) :2 الف (مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔ إِهْمَالٌ، الطَّاوِلَةُ، التَّكَسُّبُ، تَكْرِيمٌ، التَّنْفِيذُ، تَنْحَرِفُوا، الْمُسَجَّلُ، رَاعِيَةٌ، التَّرْدِيدُ، تَحْكِيمٌ۔) ب (رَتِّبِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ مُكَوِّنًا مِنْهَا جُمَلًا مُفِيدَةً :ان الفاظ کو اس طرح ترتیب دیجیے کہ مفید جملے بن جائیں۔) أ (يَشْتَمِلُ - سُورَةُ - الْقُرْآنِ - عَلَى - مِائَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ) ب (ثَلَاثُونَ - يُوجَدُ - جُزْءًا - بِالْقُرْآنِ) ت (عَنْ - وَمَاذَا - أَعْشَارُهُ؟) ث (بِالْقُرْآنِ - سُورَةٌ - كَمْ؟) ج (تِسْعُونَ - نَزَلَتْ - مَكَّةَ - سُورَةٌ۔

تعارف

اس سوال کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں درسی اسباق سے لیے گئے دس عربی الفاظ کے اردو معانی لکھنے ہیں اور دوسرے حصے میں پانچ جگہ بکھرے ہوئے الفاظ کو درست ترتیب دے کر مفید جملے بنانے ہیں۔ دونوں حصے

زبان کے ذخیرۂ الفاظ اور جملہ سازی کی مہارت کو پرکھتے ہیں۔ الفاظ کے معانی یاد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو اس کے سبق کے سیاق میں سمجھا جائے، کیونکہ ایک ہی عربی لفظ کے کئی معانی ہو سکتے ہیں اور امتحان میں وہی معنی مطلوب ہوتا ہے جو درسی سبق میں آیا ہو۔ ذیل کی فہرست میں ہر لفظ کے سامنے اس کا مستعمل اردو معنی اور مختصر وضاحت دی گئی ہے۔

دوسرے حصے کے جملے قرآنِ مجید کے تراجم سے متعلق ہیں :سورتوں کی تعداد، اجزا کی تعداد اور مکی سورتوں کا ذکر۔ ترتیب دیتے وقت پہلے فعل اور فاعل کو ملائیں کریں، پھر مفعول اور متعلقات کو جوڑیں۔ ایک شفاف نوٹ یہاں ضروری ہے :جزو) ت (کے الفاظ چھپی ہوئی صورت میں ایک استفہامیہ ٹکڑے کی شکل میں ہیں اور جزو) ج (میں حرفِ جر چھپا ہوا موجود نہیں ہے؛ دونوں کو نیچے اسی چھپی ہوئی صورت کے مطابق حل کیا گیا ہے اور جہاں تکمیل کے لیے معمولی ربط درکار ہوا وہاں اس کی صراحت کر دی گئی ہے تاکہ طالب علم گمراہ نہ ہو۔

)الف (الفاظ کے معانی

إِهْمَالٌ :غفلت، لاپروائی، کسی کام کو سستی سے ٹالنا۔ یہ مصدر ہے أَهْمَلَ يُهْمِلُ سے، یعنی کسی چیز کو نظر انداز کر دینا۔ الطَّاوِلَةُ :میز۔ یہ وہی لفظ ہے جو کلاس روم اور دفتر کے فرنیچر کے لیے روزمرہ عربی میں استعمال ہوتا ہے۔ التَّكَسُّبُ :روزی کمانا، کسبِ معاش کرنا، محنت مزدوری سے رزق حاصل کرنا؛ یہ لفظ محنت سے کمائی کے معنی میں آتا ہے۔ تَكْرِيمٌ :عزت افزائی، تعظیم و احترام، کسی کو اعزاز دینا۔ التَّنْفِيذُ :نافذ کرنا، عمل درآمد کرانا، کسی حکم یا منصوبے کو عملی جامہ پہنانا۔

تَنْحَرِفُوا :تم منحرف نہ ہو، سیدھے راستے سے نہ ہٹو؛ یہ فعل مضارع جمع مذکر مخاطب ہے اور سبق میں نہی کے مفہوم کے ساتھ آیا ہے، یعنی لَا تَنْحَرِفُوا عَنِ الْحَقِّ، حق سے نہ ہٹو۔ الْمُسَجَّلُ :درج شدہ، اندراج کیا ہوا، جیسے خطِ مسجل یعنی رجسٹرڈ خط، یا فہرست میں لکھا ہوا نام۔ رَاعِيَةٌ :نگران و سرپرست) مؤنث(، رکھوالی کرنے والی؛ رَاعٍ چرواہے اور نگران دونوں معنوں میں آتا ہے اور رَاعِيَةٌ اس کی مؤنث ہے۔ التَّرْدِيدُ :دہرانا، کسی بات یا آواز کو بار بار کہنا یا دہرانا۔ تَحْكِيمٌ :ثالثی، کسی کو فیصل یا حکم بنانا، تنازع فیصلے کے لیے کسی ثالث کے سپرد کرنا۔ یہ دس معانی اگر جملوں میں استعمال کر کے یاد کیے جائیں تو دیرپا یاد رہتے ہیں، مثلاً الْإِهْمَالُ فِي الدُّرُوسِ يُضَيِّعُ الْمُسْتَقْبَلَ یعنی پڑھائی میں غفلت مستقبل برباد کر دیتی ہے۔

لفظ	اردو معنی	لفظ	اردو معنی
إِهْمَالٌ	غفلت، لاپروائی	تَنْحَرِفُوا	تم منحرف نہ ہو، راستے سے نہ ہٹو
الطَّاوِلَةَ	میز	الْمُسَجَّلُ	درج شدہ، رجسٹرڈ
التَّكَسُّبُ	روزی کمانا، کسبِ معاش	رَاعِيَةَ	نگران و سرپرست) مؤنث(
تَكْرِيمٌ	عزت افزائی، تعظیم	الـرْدِيدُ	دہرانا، بار بار کہنا
التَّنْفِيذَ	نافذ کرنا، عمل درآمد	تَحكِيمٌ	ثالثی، فیصل کرانا

ب) الفاظ کو ترتیب دے کر مفید جملے(

أ) ترتیب شدہ جملہ :يَشْتَمِلُ الْقُرْآنُ عَلَى مِائَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ سُورَةً۔ یعنی قرآنِ مجید ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے۔ یہاں يَشْتَمِلُ فعل ہے، الْقُرْآنُ فاعل ہے اور عَلَى حرفِ جر کے ساتھ تعداد آئی ہے؛ سُورَةً عدد کی تمیز کے طور پر واحد منصوب آیا ہے۔) ب) ترتیب شدہ جملہ :يُوجَدُ بِالْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ جُزْءًا۔ یعنی قرآنِ مجید میں تیس پارے پائے جاتے ہیں۔ يُوجَدُ فعل مجہول نما ترکیب میں بمعنی پایا جاتا ہے استعمال ہوا ہے اور ثَلَاثُونَ جُزْءًا اس کی تکمیل ہے۔

ت) چھپے ہوئے الفاظ :عَنْ - وَمَاذَا - أَعْشَارُهُ؟ ۔ ان کی واحد مفید ترتیب یہ استفہامیہ صورت بنتی ہے :وَمَاذَا عَنْ أَعْشَارِهِ؟ یعنی اس کے اعشار کے بارے میں کیا ہے؟ یہ جزو بظاہر ایک سوالیہ ٹکڑا ہے جو سبق کے مکالمے سے لیا گیا ہے جس میں قرآن کی تقسیم، اجزا اور دس دس آیات کی نشانیوں یعنی اعشار، کا ذکر آتا ہے۔ طالب علم اسے اسی طرح لکھے اور سمجھے کہ بعض مشقیں سوال و جواب دونوں صورتوں میں آتی ہیں۔) ث) ترتیب شدہ جملہ :كَمْ سُورَةً بِالْقُرْآنِ؟ یعنی قرآن میں کتنی سورتیں ہیں؟ یہ بھی سوالیہ جملہ ہے جس کا جواب پہلے جزو میں موجود ہے :مِائَةٌ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ سُورَةً) ج) ترتیب شدہ جملہ :نَزَلَتْ تِسْعُونَ سُورَةً بِمَكَّةَ۔ یعنی نوے سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔ شفاف نوٹ :چھپے ہوئے الفاظ میں بِ کا حرفِ جر موجود نہیں، جملے کی درست تکمیل کے لیے اسے مَكَّةَ سے پہلے محذوف و مقدر سمجھ کر لکھا گیا ہے جیسا کہ درسی سبق کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے؛ طالب علم امتحان میں یہی صورت لکھے تو ترکیب درست رہے گی۔

ترتیبِ جملہ کی مشق کا قاعدہ یہ ہے کہ سب سے پہلے فعل تلاش کریں، پھر اس کا فاعل، اس کے بعد مفعول بہ اور آخر میں ظروف و متعلقات۔ استفہامیہ جملوں میں اداتِ استفہام جیسے کَمْ اور مَاذَا عموماً آغاز میں آتی ہیں۔ ان پانچ جملوں کو بار بار لکھنے اور زبانی دہرانے سے طالب علم کو قرآنِ مجید کے بارے میں بنیادی معلومات بھی یاد ہو جائیں گی اور عربی ترتیب کا سلیقہ بھی آ جائے گا۔ غلطی عام طور پر عدد کے بعد تمیز لکھنے میں ہوتی ہے، اس لیے مِائَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ سُورَةً جیسی ترکیبوں کو خاص طور پر ذہن نشین کر لیں۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ الفاظ کے معانی سیاق کے ساتھ یاد کیے جائیں اور جملہ سازی میں فعل، فاعل اور مفعول کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ قرآن ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے، اس کے تیس اجزا ہیں اور اس کی اکثر سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں، یہ معلومات بھی اسی مشق سے تازہ ہو جاتی ہیں۔ دیے ہوئے ٹکڑوں کی خامیاں نوٹ کے طور پر ذکر کر دی گئی ہیں تاکہ طالب علم الجھن کا شکار نہ ہو اور امتحان میں اعتماد کے ساتھ یہی معیاری صورت تحریر کرے۔

سوال نمبر 20) 3 نمبر(

سوال نمبر 3: کَوِّنِ الْجُمَلَ بِاسْتِخْدَامِ الْفِعْلِ الَّذِي بَيْنَ الْقَوْسَيْنِ قَبْلَ الْفَاعِلِ مَرَّةً وَبَعْدَهُ مَرَّةً أُخْرَى۔ (قوسین میں دیے گئے فعل کو ایک مرتبہ فاعل سے پہلے اور دوسری مرتبہ فاعل کے بعد استعمال کر کے جملے بنائیں۔ (جدول کے جملے .....: (1) الْأَئِمَّةُ فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ / الْأَئِمَّةُ ..... فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ) يَقْرَأُ ..... (2) (النَّاسُ خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ / النَّاسُ ..... خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ) يُصَلِّي ..... (3) (الْأَطِبَّاءُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى / الْأَطِبَّاءُ ..... إِلَى الْمُسْتَشْفَى) حَضَرَ (4) (.....الْبَنَاتُ مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ / الْبَنَاتُ ..... مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ) نَجَحَتْ ..... (5) (الطُّلَّابُ فِي الْفَصْلِ / الطُّلَّابُ .....فِي الْفَصْلِ) يَدْخُلُ(

تعارف

یہ سوال عربی قواعد کے ایک نہایت اہم اور خوبصورت قاعدے کی مشق ہے :فعل جب فاعل سے پہلے آئے تو کیا صورت اختیار کرتا ہے اور جب فاعل کے بعد آئے تو کیا صورت اختیار کرتا ہے۔ جدول کی صورت میں پانچ جملے دیے گئے ہیں؛ ستون) أ (میں خالی جگہ فاعل سے پہلے ہے اور ستون) ب (میں خالی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ قوسین میں

دیے گئے فعل کو دونوں جگہ اس طرح بھرنا ہے کہ جملہ قواعد کے مطابق درست ہو جائے۔ یہ مشق سمجھے بغیر رٹنے سے حل نہیں ہوتی، اس لیے پہلے قاعدہ سمجھنا ضروری ہے۔

قاعدہ مختصراً یہ ہے :جب فعل فاعل سے پہلے آتا ہے تو وہ ہمیشہ واحد) مفرد (رہتا ہے، خواہ فاعل مثنی ہو یا جمع؛ البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کی پیروی کرتا ہے۔ اور جب فعل فاعل کے بعد آتا ہے، یعنی جملہ اسم سے شروع ہوتا ہے، تو فعل عدد اور جنس دونوں میں فاعل کے بالکل مطابق آتا ہے :جمع کے ساتھ جمع، مثنی کے ساتھ مثنی اور مؤنث کے ساتھ مؤنث۔ اسی فرق کو جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کا فرق کہتے ہیں۔ ذیل میں پانچوں جملے دونوں صورتوں میں حل کر کے دیے گئے ہیں۔

پانچوں جملوں کا مکمل حل

(1)فعل يَقْرَأُ بمعنی پڑھتا ہے۔ ستون) أ :(يَقْرَأُ الْأَئِمَّةُ فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ۔ یہاں فعل فاعل الْأَئِمَّةُ سے پہلے ہے اس لیے واحد آیا، حالانکہ فاعل جمع ہے۔ ستون) ب :(الْأَئِمَّةُ يَقْرَؤُونَ فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ یہاں فاعل پہلے آ گیا اس لیے فعل بھی جمع مذکر کے صیغے يَقْرَؤُونَ میں آ گیا۔ (2) فعل يُصَلِّي بمعنی نماز پڑھتا ہے۔ ستون) أ :(يُصَلِّي النَّاسُ خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ۔ ستون) ب :(النَّاسُ يُصَلُّونَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ۔ ناس اگرچہ مفرد لفظ نظر آتا ہے مگر معنی کے اعتبار سے جمع ہے اس لیے دوسری صورت میں فعل جمع آیا ہے۔

(3)فعل حَضَرَ بمعنی حاضر ہوا، آیا۔ ستون) أ :(حَضَرَ الْأَطِبَّاءُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى۔ ستون) ب :(الْأَطِبَّاءُ حَضَرُوا إِلَى الْمُسْتَشْفَى۔ ماضی میں جمع کی پہچان واؤ اور الف ہے جو حَضَرُوا میں نمایاں ہے۔ (4) فعل نَجَحَتْ بمعنی کامیاب ہوئی۔ ستون) أ :(نَجَحَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ۔ یہاں فاعل الْبَنَاتُ مؤنث جمع ہے؛ فعل پہلے آیا ہے تو واحد مؤنث نَجَحَتْ رہا اور آخر کی ساکن ت کو حرکت اس لیے دی گئی کہ اگلے لفظ کے الف لام سے ٹکراؤ نہ ہو۔ ستون) ب :(الْبَنَاتُ نَجَحْنَ مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ۔ فاعل پہلے آ جانے سے فعل جمع مؤنث نَجَحْنَ ہو گیا۔ (5) فعل يَدْخُلُ بمعنی داخل ہوتا ہے۔ ستون) أ :(يَدْخُلُ الطُّلَّابُ فِي الْفَصْلِ۔ ستون) ب :(الطُّلَّابُ يَدْخُلُونَ فِي الْفَصْلِ۔

ان پانچ مثالوں کو ایک جدول میں رکھ کر دیکھیں تو قاعدہ خود بولنے لگتا ہے :بائیں طرف ہر فعل واحد ہے اور دائیں طرف ہر فعل اپنے فاعل کے عدد کے مطابق ہے۔ امتحان میں طالب علم غلطی عام طور پر اس جگہ کرتا ہے کہ فاعل سے پہلے والے فعل کو بھی جمع لکھ دیتا ہے۔ یاد رکھنے کا آسان نسخہ یہ ہے :فعل آگے تو ہمیشہ اکیلا، فاعل آگے تو

فعل اس کے ساتھ یہ نسخہ زبانی یاد کر لیں اور ہر خالی جگہ بھرتے وقت پہلے یہ دیکھیں کہ خالی جگہ فاعل سے پہلے ہے یا بعد میں، پھر صیغہ منتخب کریں۔

نمبر	ستون أ :(فعل فاعل سے پہلے	ستون ب :(فعل فاعل کے بعد
1	يَقْرَأُ الْأَئِمَّةُ فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ	الْأَئِمَّةُ يَقْرَؤُونَ فِي الْجُمُعَةِ بِصَوْتٍ مَسْمُوعٍ
2	يُصَلِّي النَّاسُ خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ	النَّاسُ يُصَلُّونَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ
3	حَضَرَ الْأَطِبَّاءُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى	الْأَطِبَّاءُ حَضَرُوا إِلَى الْمُسْتَشْفَى
4	نَجَحَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ	الْبَنَاتُ نَجَحْنَ مِنَ الْاِخْتِبَارِ النِّهَائِيِّ
5	يَدْخُلُ الطُّلَّابُ فِي الْفَصْلِ	الطُّلَّابُ يَدْخُلُونَ فِي الْفَصْلِ

قاعدے کی مزید وضاحت اور مشق

اس قاعدے کی وجہ نحوی اصطلاح میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب فعل پہلے آتا ہے تو فاعل اس کا صرف مفرد کی نسبت سے تعلق رکھتا ہے اور عربی زبان فعل کو ابتداء میں واحد رکھنا پسند کرتی ہے، جب کہ اسم سے شروع ہونے والے جملے میں مسند الیہ یعنی مبتدا پہلے آ چکا ہوتا ہے تو خبر بننے والا فعل اس کی مکمل مطابقت اختیار کرتا ہے۔ مثنی کی صورت بھی اسی اصول پر ہے :كَتَبَ الطَّالِبَانِ فعل پہلے ہونے پر واحد رہے گا اور الطَّالِبَانِ كَتَبَا میں فعل مثنی آئے گا۔ طالب علم ان دو نمونوں کو بھی اپنی کاپی میں لکھ کر مشق کرے تو قاعدہ مزید پختہ ہو جائے گا۔

مشق کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ طالب علم سبق کے کسی بھی پیراگراف سے پانچ جملے چن کر پہلے ان میں فعل و فاعل کی نشاندہی کرے، پھر ہر جملے کو الٹ ترتیب سے دوبارہ لکھے۔ جہاں فعل فاعل سے پہلے آ جائے وہاں واحد صیغہ لائے اور جہاں فاعل پہلے آ جائے وہاں مکمل مطابقت کرے۔ چند دن کی اس مشق سے یہ قاعدہ اس قدر پختہ ہو جاتا ہے کہ امتحانی پرچے میں ایسے سوالات سب سے آسان محسوس ہوتے ہیں اور پورے نمبر ملتے ہیں۔ اس سوال میں الفاظِ سبق، جمعہ، امام، مستشفیٰ یعنی اسپتال اور اختبار یعنی امتحان، بھی اسی دوران ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

مزید نمونہ جملے :قاعدے کی خود آزمائی

قاعدے کو مزید پکا کرنے کے لیے یہ دو اضافی نمونے بھی اسی نمونے پر سمجھ لیں، یہ کتابچے کے مقررہ پانچ جملوں کے علاوہ بطور مشق دیے گئے ہیں۔ نمونہ اول :فعل شَرِبَ بمعنی پیا۔ فاعل سے پہلے کی صورت :شَرِبَ الْأَوْلَادُ الْمَاءَ، یہاں اولاد جمع ہے مگر فعل واحد مذکر رہا۔ فاعل کے بعد کی صورت :الْأَوْلَادُ شَرِبُوا الْمَاءَ، یہاں فعل جمع مذکر کے صیغے شَرِبُوا میں آ گیا جس کی پہچان آخر کی واؤ اور ساکن الف ہے۔ نمونہ دوم :فعل كَتَبَتْ بمعنی لکھی، لکھا۔ فاعل سے پہلے :كَتَبَتِ الطَّالِبَاتُ الدَّرْسَ، فعل واحد مؤنث رہا کیونکہ فاعل مؤنث ہے۔ فاعل کے بعد :الطَّالِبَاتُ كَتَبْنَ الدَّرْسَ، یہاں فعل جمع مؤنث كَتَبْنَ ہو گیا جس کی پہچان نونِ نسوہ ہے۔ ان دونوں نمونوں اور کتابچے کے پانچ جملوں کو ملا کر طالب علم کے پاس سات مکمل مثالیں ہو جاتی ہیں جن سے پورا قاعدہ آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔

ایک آخری باریک نکتہ یہ بھی یاد رکھیں کہ جب فاعل ظاہر اسم کی جگہ ضمیر ہو تو صورت بدل جاتی ہے، مثلاً هُمْ يَقْرَؤُونَ میں فعل ہمیشہ جمع آئے گا کیونکہ یہاں ترتیب اسم یعنی ضمیر کے بعد فعل کی ہے۔ اسی طرح أَنْتُمْ اور نَحْنُ کے ساتھ بھی فعل فاعل کی پوری مطابقت میں آتا ہے۔ امتحان میں جدول والے سوال میں صرف ظاہری اسماء آتے ہیں، اس لیے اصل توجہ اسی پر رکھیں۔ جو طالب علم خالی جگہ بھرتے وقت پہلے یہ سوال خود سے پوچھ لے کہ فعل کس کے بعد آ رہا ہے اور فاعل مذکر ہے یا مؤنث، اس سے صیغے کی غلطی تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے اور باقی کام صرف املا کی درستی رہ جاتا ہے۔

خلاصہ و نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ اس سوال کی روح ایک ہی قاعدہ ہے :فعل فاعل سے پہلے ہو تو واحد رہتا ہے مگر تذکیر و تانیث میں فاعل کا تابع ہوتا ہے، اور فاعل سے بعد ہو تو عدد و جنس دونوں میں فاعل کے مطابق ہوتا ہے۔ پانچوں جملے اسی قاعدے پر حل کیے گئے ہیں۔ طالب علم جدول کو غور سے دیکھے، قاعدے کو اپنی زبان میں ایک سطر میں لکھ کر یاد کرے اور چند خود ساختہ جملوں پر اس کی مشق کر لے تو یہ بیس نمبر یقینی طور پر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

سوال نمبر 20) 4 نمبر(

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل دونوں جملوں کو قوسین میں دیے گئے افعالِ ناقصہ استعمال کرتے ہوئے ملائیں۔ دی گئی مثال کے مطابق) أ) (ربط :اربط بين كل جملتين من الجمل الآتية مستخدما ما بين القوسين كما في المثال :مثال :اَلْأَزْهَرُ أَقْدَمُ جَامِعَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ / يَقْصِدُ الْمُسْلِمُونَ هَذِهِ الْجَامِعَةَ) كَانَ ← (كَانَ الْأَزْهَرُ أَقْدَمَ جَامِعَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ يَقْصِدُهَا الْمُسْلِمُونَ.1 ـ الْكَعْبَةُ أَعْظَمُ بَيْتٍ

مُبَارَكٍ / يَطُوفُ الْحُجَّاجُ بِهَذَا الْبَيْتِ) مَا زَالَ2 (۔ جَامِعَةُ الْبِتْرُولِ أَحْدَثُ جَامِعَةٍ بِتْرُولِيَّةٍ / يَقْصِدُ طُلَّابُ الْعُلُومِ هَذِهِ الْجَامِعَةَ)أَصْبَحَ3 (۔ الْمُتْحَفُ أَوْسَعُ بِنَاءٍ أَثَرِيٍّ / يَزُورُ النَّاسُ هَذَا الْمُتْحَفَ) صَارَ4 (۔ الطَّائِرَةُ أَسْرَعُ وَسِيلَةٍ حَدِيثَةٍ / يَسْتَخْدِمُ الرُّكَّابُ هَذِهِ الْوَسِيلَةَ)أَصْبَحَ(

تعارف

اس سوال میں ہر نمبر کے سامنے دو الگ الگ جملے دیے گئے ہیں اور قوسین میں ایک فعلِ ناقص دیا گیا ہے۔ مطلوب یہ ہے کہ فعلِ ناقص کو استعمال کر کے دونوں جملوں کو ایک ہی جملے میں اس طرح جوڑا جائے جیسا مثال میں کیا گیا ہے۔ شفاف نوٹ :کتابچے میں اس سوال کا صرف حصہ آ (عنوان ربط چھپا ہے؛ کوئی حصہ) ب (کتابچے میں موجود نہیں، اس لیے حل بھی صرف اسی چھپے ہوئے حصے کا دیا گیا ہے۔ مثال کو غور سے پڑھنا اس سوال کی کنجی ہے، کیونکہ مثال میں تین تبدیلیاں ایک ساتھ دکھائی گئی ہیں اور چاروں نمبروں میں بعینہٖ وہی تین تبدیلیاں کرنی ہیں۔

وہ تین تبدیلیاں یہ ہیں :پہلی، فعلِ ناقص جملے کے آغاز میں آتا ہے اور پہلے جملے کا مبتدا اس کا اسم بن کر مرفوع رہتا ہے۔ دوسری، پہلے جملے کی خبر منصوب ہو جاتی ہے، جیسے مثال میں أَقْدَمُ، أَقْدَمَ میں بدل گیا۔ تیسری، دوسرا جملہ پہلے جملے کے ساتھ اس طرح جڑتا ہے کہ اس میں موجود اشارہ ہذہ یا ہذا کی جگہ ایک عائد ضمیر آ جاتی ہے، مثال میں يَقْصِدُهَا الْمُسْلِمُونَ میں هَا ضمیر الْجَامِعَةِ کی طرف لوٹتی ہے۔ فعلِ ناقص مؤنث فاعل کے ساتھ مؤنث صورت بھی اختیار کرتا ہے، جیسے الْكَعْبَةُ کے ساتھ مَا زَالَتْ۔

چاروں جملوں کا حل

1۔ مَا زَالَتِ الْكَعْبَةُ أَعْظَمَ بَيْتٍ مُبَارَكٍ يَطُوفُ الْحُجَّاجُ بِهِ۔ اس جملے میں مَا زَالَتْ فعلِ ناقص ہے کیونکہ الْكَعْبَةُ مؤنث ہے، الْكَعْبَةُ اس کا اسم مرفوع ہے، أَعْظَمَ اس کی خبر منصوب ہے اور يَطُوفُ الْحُجَّاجُ بِهِ والا حصہ دوسرے جملے کا مربوط صورت ہے جس میں بِهِ کی ضمیر بَيْتٍ کی طرف عائد ہے۔ مَا زَالَ استمرار یعنی جاری رہنے کے معنی دیتا ہے :کعبہ ہمیشہ سے مبارک ترین گھروں میں سب سے عظیم رہا ہے اور اب بھی ہے۔

2۔ أَصْبَحَتْ جَامِعَةُ الْبِتْرُولِ أَحْدَثَ جَامِعَةٍ بِتْرُولِيَّةٍ يَقْصِدُهَا طُلَّابُ الْعُلُومِ۔ یہاں جَامِعَةُ مؤنث ہونے کی وجہ سے أَصْبَحَ، أَصْبَحَتْ ہو گیا، أَحْدَثَ خبر منصوب ہے اور يَقْصِدُهَا میں هَا کی ضمیر جامعہ کی طرف لوٹتی ہے۔ أَصْبَحَ کے اصل معنی

صبح کے وقت ہونے کے ہیں مگر افعالِ ناقصہ میں یہ صار یعنی ہو جانے کے معنی میں بھی کثرت سے آتا ہے اور یہاں اسی معنی میں ہے۔

3۔ صَارَ الْمُتْحَفُ أَوْسَعَ بِنَاءٍ أَثَرِيٍّ يَزُورُهُ النَّاسُ۔ الْمُتْحَفُ مذکر ہے اس لیے صَارَ مذکر صورت میں رہا، أَوْسَعَ خبر منصوب ہے اور يَزُورُهُ میں ہُ ضمیر متحف یعنی عجائب گھر کی طرف عائد ہے۔ صَارَ تبدیلی اور نئی حالت اختیار کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔4 ۔ أَصْبَحَتِ الطَّائِرَةُ أَسْرَعَ وَسِيلَةٍ حَدِيثَةٍ يَسْتَخْدِمُهَا الرُّكَّابُ۔ الطَّائِرَةُ مؤنث ہے تو أَصْبَحَتْ آیا، أَسْرَعَ خبر منصوب ہے اور يَسْتَخْدِمُهَا میں هَا وَسِيلَةٍ کی طرف لوٹتی ہے۔ چاروں جوابات میں اسم التفضیل أَعْظَمُ، أَحْدَثُ، أَوْسَعُ، أَسْرَعُ خبر بن کر منصوب ہوئے ہیں، یہ اس مشق کا خاص نکتہ ہے۔

نمبر	فعلِ ناقص	مربوط جملہ
1	مَا زَالَ	مَا زَالَتِ الْكَعْبَةُ أَعْظَمَ بَيْتٍ مُبَارَكٍ يَطُوفُ الْحُجَّاجُ بِهِ
2	أَصْبَحَ	أَصْبَحَتْ جَامِعَةُ الْبِتْرُولِ أَحْدَثَ جَامِعَةٍ بِتْرُولِيَّةٍ يَقْصِدُهَا طُلَّابُ الْعُلُومِ
3	صَارَ	صَارَ الْمُتْحَفُ أَوْسَعَ بِنَاءٍ أَثَرِيٍّ يَزُورُهُ النَّاسُ
4	أَصْبَحَ	أَصْبَحَتِ الطَّائِرَةُ أَسْرَعَ وَسِيلَةٍ حَدِيثَةٍ يَسْتَخْدِمُهَا الرُّكَّابُ

افعالِ ناقصہ کا قاعدہ اور عام غلطیاں

افعالِ ناقصہ جنہیں كَانَ وَأَخَوَاتُهَا بھی کہتے ہیں، جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں؛ ان کا اسم مرفوع رہتا ہے اور خبر منصوب ہو جاتی ہے۔ اس سوال میں استعمال ہونے والے چار افعال یہ ہیں :مَا زَالَ استمرار کے لیے، أَصْبَحَ اور صَارَ نئی حالت کے لیے اور مثال میں كَانَ ماضی کی عام نسبت کے لیے آیا ہے۔ ربط کے جملے میں دوسرا حصہ درحقیقت پہلے جملے کی خبر کی توضیح یا اس کے اسم کی صفت کا کام دیتا ہے، اس لیے عائد ضمیر کے بغیر جملہ ادھورا اور بے ربط رہتا ہے۔

عام غلطیوں میں سب سے بڑی غلطی خبر کو مرفوع ہی رہنے دینا ہے؛ یاد رکھیں فعلِ ناقص آتے ہی خبر پر فتحہ آ جائے گا۔ دوسری غلطی مؤنث اسم کے ساتھ مذکر فعل لکھ دینا ہے، جیسے الْكَعْبَةُ اور الطَّائِرَةُ کے ساتھ تانیث کی ت لازمی ہے۔ تیسری غلطی دوسرے جملے کو جوں کا توں الگ لکھ دینا ہے؛ مطلوب ربط ہے، نقل نہیں، اس لیے هَذِهِ الْجَامِعَةَ جیسی عبارت کو ضمیر میں بدلنا ضروری ہے۔ ان تین نکات کو ذہن میں رکھ کر حل لکھا جائے تو سوال مکمل درست ہوتا ہے اور ممتحن کو قاعدے کی سمجھ واضح نظر آتی ہے۔

خود ساختہ مثال پر اسی عمل کی مشق

اس قاعدے کو اپنے الفاظ میں آزمانے کے لیے ایک خود ساختہ مثال بھی دیکھ لیں جو کتابچے کے چار نمبروں کے علاوہ صرف مشق کے لیے دی جا رہی ہے۔ فرض کریں دو جملے یہ ہیں: الْمَكْتَبَةُ أَكْبَرُ مَبْنًى فِي الْمَدِينَةِ یعنی لائبریری شہر کی سب سے بڑی عمارت ہے، اور يَزُورُ الطُّلَّابُ هَذِهِ الْمَكْتَبَةَ یعنی طلبہ اس لائبریری کی سیر کرتے ہیں، اور قوسین میں فعل صَارَ دیا گیا ہو۔ ربط کی صورت یہ بنے گی: صَارَتِ الْمَكْتَبَةُ أَكْبَرَ مَبْنًى فِي الْمَدِينَةِ يَزُورُهَا الطُّلَّابُ۔ غور کریں کہ الْمَكْتَبَةُ مؤنث ہونے سے صَارَ، صَارَتْ ہوا، أَكْبَرُ خبر بن کر أَكْبَرَ منصوب ہوا اور هَذِهِ الْمَكْتَبَةَ کی جگہ يَزُورُهَا کی هَا ضمیر آ گئی جو مکتبہ ہی کی طرف لوٹتی ہے۔ یہی تین تبدیلیاں کتابچے کے چاروں نمبروں میں کی گئی ہیں۔

طالب علم اپنی مشق کے لیے اسی طرز کے دو جملے خود بنائے: پہلے جملے میں کسی جگہ یا چیز کا تعارف اسم التفضیل کے ساتھ ہو اور دوسرے جملے میں اسی کی طرف اشارے کے ساتھ کوئی فعل ہو۔ پھر كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ اور مَا زَالَ میں سے کوئی ایک فعل چن کر دونوں کو جوڑے اور تراکیب کی تینوں تبدیلیوں کو الگ الگ نشان زد کرے۔ جو تبدیلی رہ جائے اسے دوبارہ درست کرے۔ یہ مشین نہیں، زبان کا ہنر ہے؛ چند بار کی مشق کے بعد ربط کی یہ صورت خود بخود قلم سے نکلنے لگتی ہے اور اس قسم کے سوالات امتحان میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد نمبر دیتے ہیں کیونکہ ان کا جواب قاعدے سے بندھا ہوتا ہے، رائے سے نہیں۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ کہ اس سوال میں فعلِ ناقص کو شروع میں لا کر پہلے جملے کو اس کا اسم و خبر بنانا ہے اور دوسرے جملے کو عائد ضمیر کے ذریعے اس سے جوڑنا ہے۔ چاروں حل اسی نمونے پر دیے گئے ہیں: مَا زَالَتِ الْكَعْبَةُ، أَصْبَحَتْ جَامِعَةُ الْبِتْرُولِ، صَارَ الْمُتْحَفُ اور أَصْبَحَتِ الطَّائِرَةُ۔ طالب علم مثال کو دوبارہ پڑھ کر تبدیلیوں کو اپنے حل سے ملا کر

دیکھے اور مزید مشق کے لیے اپنے دو جملے خود بنا کر اسی اسلوب میں جوڑے تو یہ قاعدہ ہمیشہ کے لیے پختہ ہو جائے گا۔

سوال نمبر 20) 5 نمبر(

سوال نمبر 5: درج ذیل سوالات کے جواب عربی میں دیں۔ 1- أَيْنَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى؟ 2- أَيْنَ الْجَامِعُ الْأَزْهَرُ؟ 3- أَيْنَ مَسْجِدُ قُرْطُبَةَ؟ 4- أَيْنَ الْجَامِعُ الْأُمَوِيُّ؟ 5- أَيْنَ الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ؟

تعارف

اس سوال میں دنیا کی پانچ مشہور اور تاریخی مساجد کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ وہ کہاں واقع ہیں، اور جواب عربی میں دینا ہے۔ أَيْنَ جگہ کے سوال کے لیے آتا ہے، اس لیے ہر جواب میں شہر اور ملک یا علاقے کا نام آنا چاہیے؛ صرف شہر لکھ دینا بھی درست ہے مگر مکمل جواب وہی ہے جس میں شہر کے ساتھ ملک بھی ذکر ہو جائے۔ یہ سوالات درسی سبق سے لیے گئے ہیں جس میں مسلمانوں کے عظیم دینی و تعلیمی مراکز کا تعارف کرایا گیا ہے۔ جواب مختصر مگر مکمل جملے میں دینا اس سوال کا حسن ہے، طویل پیراگراف کی ضرورت نہیں، البتہ اس گائیڈ میں ہر مسجد کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے تاکہ طالب علم کی معلومات میں اضافہ ہو اور وہ چاہے تو جواب میں ایک آدھ جملہ بڑھا بھی سکے۔

جواب کا اسلوب یکساں رکھا گیا ہے: الْمَسْجِدُ الْفُلَانِيُّ فِي مَدِينَةِ كَذَا فِي دَوْلَةِ كَذَا۔ اس یکسانیت سے طالب علم کو أَيْنَ والے جوابات بنانے کا ڈھانچہ یاد ہو جاتا ہے۔ ال کے ساتھ آنے والی صفات، جیسے الْأَقْصَى، الْأَزْهَرُ، الْأُمَوِيُّ اور النَّبَوِيُّ، انہی ناموں کا حصہ ہیں؛ امتحان میں یہ پورے نام درست املا کے ساتھ لکھنا ضروری ہے کیونکہ غلط املا سے نمبر کٹتے ہیں۔

پانچوں مساجد کے جوابات

1۔ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى فِي مَدِينَةِ الْقُدْسِ فِي فِلَسْطِينَ۔ مسجدِ اقصیٰ قدس شریف، فلسطین، میں واقع ہے۔ یہ مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات میں سے ہے اور اسے قبلۂ اول کی حیثیت حاصل رہی ہے؛ اس تاریخی اہمیت کا مفہوم کتبِ سیر و تاریخ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔2 ۔ الْجَامِعُ الْأَزْهَرُ فِي مَدِينَةِ الْقَاهِرَةِ فِي مِصْرَ۔ جامع ازہر مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں

ہے اور اس سے ملحق جامعہ ازہر عالمِ اسلام کی قدیم ترین اور مشہور ترین علمی درسگاہوں میں شمار ہوتی ہے؛ پہلے سوالوں میں بھی ازہر کا ذکر آ چکا ہے اس لیے یہ نام بار بار دہرانا طالب علم کے لیے مفید ہے۔

3۔ مَسْجِدُ قُرْطُبَةَ فِي مَدِينَةِ قُرْطُبَةَ فِي الْأَنْدَلُسِ) إِسْبَانِيَا الْحَالِيَّةِ(۔ مسجدِ قرطبہ اندلس کے شہر قرطبہ میں ہے جو آج کل اسپین میں واقع ہے؛ یہ مسجد اموی دورِ اندلس کی عظیم یادگاروں میں سے ہے4 ۔ الْجَامِعُ الْأُمَوِيُّ فِي مَدِينَةِ دِمَشْقَ فِي سُورِيَا)الشَّامِ(۔ جامع اموی شام کے شہر دمشق میں ہے اور بنو امیہ کے دور کی مشہور جامع مسجد ہے5 ۔ الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ فِي الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ۔ مسجدِ نبوی مدینہ منورہ میں واقع ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی جو عظمت ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

ان جوابات میں دو ترکیبیں بار بار آئی ہیں جنہیں سمجھ لینا چاہیے: پہلی فِي مَدِينَةِ الْفُلَانِ یعنی فلاں شہر میں، اور دوسری اضافت والی ترکیب جیسے مَسْجِدُ قُرْطُبَةَ اور الْجَامِعُ الْأُمَوِيُّ۔ اضافت میں مضاف پر ال نہیں آتا اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے، جبکہ الْأُمَوِيُّ اور النَّبَوِيُّ نسبتی صفتیں ہیں جن میں ال موجود ہے۔ طالب علم اگر یہ فرق سمجھ لے تو اس قسم کے نام خود بھی درست لکھ سکے گا۔

نمبر	مسجد	مقام) عربی جواب کا خلاصہ(
1	الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى	فِي الْقُدْسِ، فِلَسْطِينَ
2	الْجَامِعُ الْأَزْهَرُ	فِي الْقَاهِرَةِ، مِصْرَ
3	مَسْجِدُ قُرْطُبَةَ	فِي قُرْطُبَةَ، الْأَنْدَلُسِ) إِسْبَانِيَا(
4	الْجَامِعُ الْأُمَوِيُّ	فِي دِمَشْقَ، سُورِيَا
5	الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ	فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ، السَّعُودِيَّةِ

یاد کرنے کا طریقہ اور نقشے سے ربط

ان پانچ مقامات کو یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انہیں نقشے پر مشرق سے مغرب تک ترتیب سے دیکھا جائے : مدینہ منورہ اور قدس مشرق میں، قاہرہ اور دمشق درمیان میں اور قرطبہ مغرب میں۔ ہر مسجد کے ساتھ اس کے شہر اور ملک کو جوڑ کر ایک سطر کی فہرست بنا لیں اور روزانہ ایک نظر ڈال لیں تو نام کبھی نہیں بھولیں گے۔ اس سوال

کا پس منظر یہ بھی ہے کہ طالب علم کو عالمِ اسلام کے جغرافیے سے واقفیت ہو، کیونکہ زبان سیکھنے کا ایک بڑا فائدہ یہی ہے کہ انسان اس تہذیب و تمدن سے بھی آشنا ہوتا ہے جس کی وہ زبان ہے۔

امتحانی نکتہ یہ ہے کہ جواب ہمیشہ مکمل جملے میں ہو :صرف الْقُدْسِ لکھ دینا جواب نہیں کہلائے گا، الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى فِي الْقُدْسِ مکمل جملہ ہے۔ فی کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے اس لیے شہروں کے ناموں پر زیر کا خاص خیال رکھیں، جیسے فِي الْقَاهِرَةِ، فِي دِمَشْقَ؛ دمشق غیر منصرف ہونے کی وجہ سے فتح پر مجرور ہوتا ہے، یہ باریک نکتہ اچھے نمبروں کا سبب بن سکتا ہے۔ آخر میں جوابات کو ایک بار زبانی دہرا لینا بھی فائدہ مند ہے کیونکہ یہی جملے آگے کے اسباق میں گفتگو کی بنیاد بنیں گے۔

ہر مسجد کا ایک اضافی تعارفی جملہ

معلومات کو مضبوط کرنے کے لیے ہر مسجد کے بارے میں ایک اضافی سادہ عربی جملہ بھی ذہن نشین کر لیں؛ یہ جملے کتابچے کے مطلوبہ جواب کے علاوہ ہیں، اصل جواب وہی ہے جو اوپر دیا گیا ہے۔ مسجدِ اقصیٰ کے بارے میں : الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى مِنْ أَقْدَمِ الْمَسَاجِدِ فِي الْعَالَمِ وَأَعْظَمِهَا قَدْرًا عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ، یعنی مسجدِ اقصیٰ دنیا کی قدیم ترین اور مسلمانوں کے نزدیک باعظمت ترین مساجد میں سے ہے۔ جامع ازہر کے بارے میں :الْجَامِعُ الْأَزْهَرُ مَنَارَةٌ لِلْعِلْمِ، وَيَقْصِدُهُ الطُّلَّابُ مِنْ أَنْحَاءِ الْعَالَمِ، یعنی جامع ازہر علم کی مینار ہے اور دنیا بھر سے طلبہ اس کا رخ کرتے ہیں۔ مسجدِ قرطبہ کے بارے میں : مَسْجِدُ قُرْطُبَةَ آيَةٌ فِي فَنِّ الْعِمَارَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ فِي الْأَنْدَلُسِ، یعنی مسجدِ قرطبہ اندلس میں اسلامی فنِ تعمیر کی نشانی ہے۔

جامع اموی کے بارے میں :الْجَامِعُ الْأُمَوِيُّ مِنْ أَشْهَرِ مَعَالِمِ دِمَشْقَ الْقَدِيمَةِ، یعنی جامع اموی قدیم دمشق کی مشہور ترین یادگاروں میں سے ہے۔ مسجدِ نبوی کے بارے میں :الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ ثَانِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ، وَفِيهِ الرَّوْضَةُ الشَّرِيفَةُ، یعنی مسجدِ نبوی حرمین شریفین میں سے دوسرا حرم ہے اور اس میں روضۂ شریفہ واقع ہے۔ ان جملوں میں نئے الفاظ مَنَارَةٌ بمعنی مینار، مَعَالِم بمعنی یادگاریں و نشانیاں اور آيَةٌ بمعنی نشانی خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔ طالب علم کو تنبیہ ضروری ہے کہ دینی مقامات کے بارے میں تاریخی و شرعی تفصیلات کے لیے معتبر کتب اور مستند علماء ہی مرجع ہیں؛ یہاں صرف اتنا تعارف دیا گیا ہے جتنا درسی سبق اور عمومی معلومات کی حد میں آتا ہے، اور یہی محتاط رویہ طالب علم کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔

خلاصہ و نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ مسجدِ اقصیٰ قدس) فلسطین (میں، جامع ازہر قاہرہ) مصر (میں، مسجدِ قرطبہ قرطبہ) اندلس، موجودہ اسپین (میں، جامع اموی دمشق) شام (میں اور مسجدِ نبوی مدینہ منورہ) سعودی عرب (میں واقع ہے۔ أَيْنَ کے ہر جواب میں جملے کا یکساں ڈھانچہ، درست املا اور فِي کے بعد جر کا اہتمام اس سوال کے پورے نمبروں کی ضمانت ہے۔ طالب علم فہرست کو نقشے سے جوڑ کر یاد کرے تو یہ معلومات ساری زندگی کام آئیں گی۔

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com